Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ
تحریکِ جدید ربوہ

مارچ
۱۹۶۸ء

ایڈیٹر
نسیم سیفی

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلی و وکیل التبشیر

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے صدر کی حیثیت سے آپ تحریک جدید کے جملہ کاموں کی نگرانی فرماتے ہیں۔

بیرونی ممالک میں مشنوں کا کھولنا اور ان کا انتظام بلاواسطہ آپ کی زیر نگرانی سر انجام پا رہا ہے۔

Hazrat Sahibzada Mirza Mubarak Ahmad, Vakil-i-A'ala and Vakil-ut-Tabshir.

As President of Tahrik-i-Jadid, he is responsible for all the activitvies that this Grand Scheme has undertaken all over the world. Opening and running of the Ahmadiyya Missions is directly controlled by him.

اپنے خریداروں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ کا چندہ ختم ہوچکا ہے تو مہربانی فرما کر اسکی جلد تجدید فرمائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری کردہ تحریک جدید کے کام میں دلچسپی کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ آپ ماھنامہ تحریک جدید غیر از جماعت دوستوں کے نام لگوائیں ۔ کسی دوست کے نام ۔ کسی سکول یا کالج کے نام یا کسی لائبریری کے نام لگوائیں ۔

مزید خریدار پیدا کرکے آپ ماھنامد تحریک جدید کے حلقۂ اثر کو وسیع سے وسیع تر کر سکتے ہیں ۔

اگر آپ تاجر ہیں تو نہایت مناسب اجرت پر اپنا اشتہار ماھنامہ تحریک جدید میں چھپوائیں تاکہ پرچے کو مالی استحکام حاصل ہو اور اسے زیادہ سے زیادہ بہتر طریق پر چھاپا جا سکے ۔

ادائیگی کا طریق: آپ اس پرچے کا سالانہ چندہ (صرف دوروپیہ) لوکل جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں ۔ منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھیج سکتے ہیں ۔ جلسہ سالانہ یا اجتماعات انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ یا مجلس مشاورت کے موقع پر ماھنامے کے دفتر میں خود تشریف لاکر ادائیگی کرسکتے ہیں یا وی پی منگوا سکتے ہیں ۔

ہم آپ سے مکمل تعاون کی درخواست کرتے ہیں

مینیجنگ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

مارچ سنہ ۱۹۶۸ء

ایڈیٹر
نسیم سیفی

چندہ سالانہ:- دو روپیہ ۲ فی پرچہ:- بیس پیسے

ترتیب

- انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس (اداریہ) صـ۲
- انسانِ کامل (اقتباس) ۴
- ایک شعر ۴
- غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام (قسط نمبر ۲) ۵
- سپاسنامہ بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ منجانب جماعت احمدیہ غیجی۔ ۱۶
- مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا (بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں نائیجیریا کا مندوب) ۱۷
- ایک ترک صحافی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم ملاقات۔ ۱۸
- فرشتوں سے آگے ہے اس کی رسائی (نظم) ۱۹
- قرآن پاک کے نزول کی تقریبات کے سلسلے میں ہدیہ (نظم) ۲۰

پبلشر:- عبداللطیف خان

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریک جدید

دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ

پاکستان - ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۳

امان ۱۳۴۷ہش ؛ مارچ ۱۹۶۸ء

انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس

گذشتہ ماہ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام راولپنڈی میں منعقد ہونے والی انٹرنیشنل اسلامک کانفرنس کے موقعہ پر دُنیا بھر کے اسلامی ممالک نے اپنے علماء اور فضلاء کے ذریعہ نمائندگی کر کے اِس بات کا ثبوت بہم پہنچایا ہے کہ ہر قسم کے اختلافات کے باوجود اسلام کے نام لیوا ایک ہی جھنڈے تلے جمع ہیں اور ان کی یہ خواہش کہ ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھیں اور انہیں حل کرنے میں مدد دیں انہیں قریب سے قریب تر لانے میں ایک اہم عنصر کا کام دیتی ہے۔

ایک لمبے عرصہ تک بعض ناگزیر حالات کی بناء پر مسلمانانِ عالم پر جمود طاری رہا ہے اور اس جمود نے نہ صرف ان کے دنیاوی امور ہی کی انجام دہی میں ان کو دوسروں سے ایک طویل راستہ پیچھے چھوڑ دیا ہے بلکہ روحانیت کے فقدان سے بھی انہیں دوچار ہونا پڑا ہے۔ وہ حاکم سے محکوم اور مختار سے مجبور ہو گئے۔ دُنیا بھر کے تمام مصائب ان پر یُوں ٹوٹ پڑے جیسے مصائب کے علاوہ ان کے مقدّر کا خانہ بالکل ہی خالی پڑا ہے۔ اِس بات کو دیکھتے ہوئے ایک قومی اور ملّی شاعر نے کہا تھا ؎

برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے حال پر رحم فرمایا اور قرآن کریم اور احادیث میں مذکورہ پیشگوئیوں کے مطابق امام آخر الزمان علیہ السلام کو مبعوث فرما کر دُنیا کا نقشہ بدلنا شروع کر دیا اور آہستہ آہستہ مسلمانوں میں زندگی کی لہر دوڑنے لگی۔ ان کی محکومیت کے دن ختم ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ پھر انہیں پہلے کی طرح مختار بنا دیا۔ ان کے مُلکوں کی عنانِ حکومت غیروں سے چھین کر ان کے اپنے ہاتھ میں دیدی اور انہیں ایک دفعہ پھر اس بات کا موقعہ عطا فرمایا کہ وہ اپنے احکم الحاکمین کو دکھا سکیں کہ وہ دُنیا کے چپے چپے کو نیکی سے بھر سکتے ہیں۔

امام آخر الزمان علیہ السلام کے لئے چودھویں صدی کے سر پر آنا مقدر تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی کی اہمیت کو لوگوں کے دلوں پر اس طرح مسلط فرما دیا کہ انہیں یہ وقت اسلامی تاریخ میں بلکہ دنیا بھر کی تاریخ میں ایک سنگِ میل کی طرح نظر آنے لگا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلامک انٹرنیشنل کانفرنس کا انعقاد بھی اسی احساس کا نتیجہ ہے کیونکہ درحقیقت یہ کانفرنس قرآن کریم کی چودہ سو سالہ برسی منانے کے لئے منعقد کی گئی تھی۔

ہم تہِ دل سے دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے مقاصد کے حصول میں مسلمانانِ عالم کے لئے آسانیاں پیدا کرے اور اسلام اور مسلمانوں کی ترقی کے سامانوں کو فراہم فرما کر دُنیا کو ایک ایسے نئے دَور میں داخل فرمائے جو رہتی دُنیا تک ہر فردِ بشر کے لئے ایک حقیقی تسکین و راحت کا باعث ہو۔

کانفرنس نے دیگر فیصلوں کے علاوہ ایک یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہمیں تبلیغِ اسلام میں ہمہ تن مصروف ہو جانا چاہیئے۔ یہ فیصلہ نہایت ہی بابرکت ہے۔ ایک رنگ میں یہ فیصلہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تجویز سے مطابقت رکھتا ہے جس میں حضور نے یورپ سے واپسی پر مسلمانانِ عالم سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ اپنے اندرونی اختلافات کو ہوا دینے کی بجائے کم از کم ایک معیّن عرصہ تک کے لئے یہ تہیہ کر لیں کہ صرف تبلیغِ اسلام کریں گے اور فرقہ وارانہ باتوں سے کلّی احتراز کرتے ہوئے معاندینِ اسلام کے سامنے ایک متحدہ محاذ پیش کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش کردہ تجویز کو تو عملی جامہ نہیں پہنایا گیا لیکن خدا کرے کہ اس کانفرنس کے فیصلہ پر ہی مسلمانانِ عالم عمل پیرا ہو سکیں تاکہ اسلام کو سربلندی حاصل ہو اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے قدم آگے سے آگے ہی بڑھتے چلے جائیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ہم منتظمینِ کانفرنس کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں کا اجر انہیں عطا فرمائے۔ آمین +

اقتباس

انسانِ کامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔ جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہُوا اس سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی کو نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو جسقدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبیؐ کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دُنیا میں سچے سمجھے گئے۔

اللّٰھم صلّ وسلّم وبارك علیه وآله واصحابه اجمعین۔" (اتمام الحجۃ صـ۳۶)

ایک شعر

علم را عالم بُتے دارد براہ
بُت پرستی ہا کند شام و پگاہ

ترجمہ :- عالموں نے اپنے علم کو بُت بنایا ہوا ہے اور وہ صبح و شام بُت پرستی میں مشغول ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس شعر میں ایک نہایت اہم حقیقت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ خشک علم پر ناز کرنا ایسا ہی ہے جیسے بُت پرستی۔ اصل علم تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے اور جسے وہ علم عطا ہوتا ہے اسے منکسر المزاج بنا دیتا ہے۔ جن لوگوں نے محض اپنے علم کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فرستادوں کے مقابلے کئے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوئے، ان کی قسمت میں سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا سکھائی کہ ربِّ زدنی علماً اور اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو ایسا علم عطا فرمایا کہ دنیا کے تمام علوم اس کے آگے ہیچ ہو کر رہ گئے۔

پس علم کے حصول کے ساتھ ساتھ ہم میں سے ہر شخص کو یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ حاصل کردہ علم کو بابرکت بنائے اور اپنی طرف سے ایسا علم عطا فرمائے جو نہ صرف دنیاوی طور پر بلکہ روحانی طور پر بھی مفید ثابت ہو +

قسط نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک میں اشاعتِ اسلام

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر

برموقع جلسہ سالانہ ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر فتح اسلام میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:-

"چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اُترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور ان کے اُترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جنبش کو معمول سے زیادہ نہ پایا تو تم یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک سرکش قوم نہ ٹھہرو۔"

آج یہ پیشگوئی اپنی پوری شان سے پوری ہو رہی ہے۔ آسمانوں سے فرشتوں کا نزول ہوا اور انہوں نے دلوں کو حق کی طرف پھیرا۔ وہ مسیحی عقائد جن کے استیصال کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مقدر تھی اُن کو نادرست ثابت کرنے کے لئے خود مسیحیوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگ پیدا کر دیئے جنہوں نے پوری تحقیق کے بعد اس اعلان میں ذرہ بھر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہ کی کہ عیسائیت کے مروجہ عقائد نہ صرف غلط ہیں بلکہ عیسائیت پر ایک بوجھ ہیں اور جس قدر جلد ہو سکے ان سے چھٹکارا حاصل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقاصد میں سے کسرِ صلیب نمایاں حیثیت رکھتی ہے حضور علیہ السلام نے مختلف رنگوں میں قرآن اور حدیث اور نقلی دلائل سے یہ ثابت کیا کہ مسیح ناصریؑ نے صلیب پر وفات نہیں پائی۔ حال ہی میں ڈاکٹر K. Berna نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے"۔ اس وقت تک مسیح ناصریؑ کے کفن کے بارہ میں جو سائنسی اور تکنیکی تحقیق ہوئی ہے یہ کتاب اس سلسلہ میں ایک اہم دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی تشہیر کے لئے ڈیج پبلشرز نے ایک پمفلٹ خلاصۂ کتاب کے طور پر شائع کیا ہے اس میں لکھا ہے :-

"جدید حیرت انگیز انکشافات
مسیحی روایتی عقیدہ کو مخدوش
بنا رہے ہیں مسیح صلیب پر فوت
نہیں ہوئے بلکہ اس جسدِ عنصری کے
گوشت پوست کے ساتھ اُٹھ
کھڑے ہوئے اور اس طرح عہد نامۂ
قدیم کی پیشگوئیوں کو پورا کرنے
والے ٹھہرے"

اس کتاب میں اس بات کی مکمل تفصیلات موجود ہیں کہ جب مسیح ناصری کو قبر میں رکھا گیا تھا تو وہ زندہ تھے۔ اُن کا دل باقاعدہ حرکت کر رہا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کے تمام مروّجہ عقائد کو ہدفِ اعتراض بنایا جا رہا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے اگر کوئی عیسائی عیسائیت کے کسی عقیدہ پر اعتراض کرتا تھا تو اُسے چاروں طرف سے کافر کافر کی آوازیں سُننی پڑتی تھیں۔ بعض لوگوں کو تو اس جُرم میں زندہ جلایا بھی گیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور حضورؑ کی تیار کردہ جماعت کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں حالات بالکل بدل چکے ہیں۔ اب تو بعض عیسائی فرقوں نے ایسے ریزولیوشن پاس کئے ہیں کہ عیسائی عقائد کے متعلق اعتراض کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اعتراض کرنے والا ایک نئے زاویہ سے ان عقائد کو دیکھتا ہے اور اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسکی عیسائیت میں کسی قسم کا کوئی فرق آ گیا ہے۔

James Albert Pike

(جنہوں نے حال ہی میں بشپ کے عہدہ سے استعفیٰ دیا ہے) گزشتہ دو تین سالوں میں مروّجہ عیسائی عقائد پر اعتراض کرنے والوں میں سب سے زیادہ شہرت حاصل کر چکے ہیں انہوں نے تثلیث کے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے خدا کی ایک کمیٹی ہو۔ (A Committee of God) اُن کا خیال ہے کہ عیسائیت نے جو اتنے زیادہ عقائد اکٹھے کر رکھے ہیں یہ زائد بوجھ (Excess luggage) کے سوا کچھ نہیں اور جتنی جلدی ان سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے اتنا ہی عیسائیت کے لئے بہتر ہوگا۔

جب سابق بشپ Pike مسیح ناصری کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بن باپ پیدائش پر اعتراض کرتے ہیں اور بہت سے دیگر پادری صاف طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ نئی پود تو مسیح کی بن باپ پیدائش یا موروثی گناہ (Original Sin) جیسے مسائل کی پرواہ نہیں کرتی۔ اُنہیں تو جس چیز کی ضرورت ہے اور جس کی وہ تلاش کرتے ہیں وہ ہے خدا کی ذات۔ تو وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ اگر خدا ہی موجود نہیں تو پھر دوسرے عقائد پر بحث لایعنی ہے۔ اِس خیال کا اظہار کرنے والوں میں University of Chicago Divinity School کے پروفیسر Langdon Silkey سب سے پیش پیش ہیں۔

بات یہ ہے کہ عیسائیوں کی نئی پود حقائق کی تلاش میں یوں اُٹھ کھڑی ہوئی ہے گویا آسمان سے فرشتوں نے اُن کے دلوں پر نزول کیا ہے اور انہیں حق کی تلاش میں لگا دیا گیا ہے۔

بشپ Pike کو اِس بات کا خطرہ ہے کہ اگر فوری طور پر عیسائیت کو غلط عقائد سے پاک نہ کیا گیا تو عیسائیت ختم ہو جائے گی۔ وہ کہتے ہیں کہ اب جبکہ لوگ چرچ (عیسائیت) میں موجود ہیں عیسائیت کی اصلاح کر لینی چاہیئے:۔

"Now is the time to renew, while there are still people in the church to renew with."

"کرسچین سینچری" میں ایک مضمون میں انہوں نے لکھا:۔

"میں یہ بات تحریر میں لانا چاہتا ہوں کہ (میں مسیح کی پیدائش کو بن باپ نہیں مانتا اور کہ) تثلیث کا تصور میرے لئے اپنے آپ کو واضح نہیں کر سکا۔ اور میں اِس بات پر بھی اعتراض کرتا ہوں کہ نجات صرف اور صرف مسیح ہی کے ذریعہ حاصل کی جا سکتی ہے۔"

انہوں نے اپنی کتاب "یہ خزانہ کیا ہے" — "What is this Treasure" میں صاف الفاظ میں یہ بات تحریر کی ہے کہ نہ وہ تین شخصی خداؤں کے قائل ہیں نہ اِس بات کے کہ خدا نے مسیح میں حلول کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آ سکتی کہ تین خداؤں کی تبلیغ کرتے ہوئے ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ہم بالآخر ایک ہی خدا کو مانتے ہیں۔ گویا تین ایک اور ایک تین کو وہ بالکل ناقابلِ قبول گردانتے ہیں۔

مُردوں سے مسیح کا جی اُٹھنا بھی ایک ایسا عقیدہ ہے جس پر عیسائیوں نے بہت زور دیا ہے لیکن اب غور و فکر کرنے والے عیسائیوں میں سے بہت کم اِس عقیدہ کو مانتے ہیں۔ بعض کا تو یہ خیال ہے کہ حواریوں کا یہ کشف تھا (جس کے ذریعہ انہیں اِس بات کا یقین دلایا گیا تھا کہ مسیح مُردوں کو زندہ کر سکتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا)۔ سابق بشپ Pike کے علاوہ اور بہت سے عیسائی علماء ایسے ہیں جو غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مروجہ عیسائی عقائد ناقابلِ قبول ہیں۔

موروثی گناہ کے نظریہ نے جس قدر انسان کو گناہگاری پر اُکسایا ہے شاید ہی کوئی اور عقیدہ ایسا کر سکا ہو۔ لیکن اب موروثی گناہ کے نظریّہ کو بھی ترک کیا جا رہا ہے۔

Danial de Lange جو ہالینڈ کے Ecumenical Centre کے سیکرٹری ہیں لکھتے ہیں۔ "یہ خیال کرنا کہ انسان گناہگار پیدا ہوتا ہے اور جب تک اُسے بپتسمہ نہ دیا جائے وہ گناہگار ہی رہتا ہے ایک انتہائی نامعقول بات ہے"۔

"To say that a human being is born damned and continues to be damned until he is Boptized is utter nonsense"

ریورنڈ جوس آرٹس (Rev. Joos Arts) کا خیال ہے کہ عیسائیت کے لئے پرانے عقائد کے ساتھ چمٹے رہنا سب سے بڑا المیہ ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم دوبارہ عیسائیت کی تمام بنیادی باتوں کو زیرِ غور لائیں۔

"What we need is a re-thinking of all the Basics of Christianity."

ریورنڈ جوس آرٹس ایک کیتھولک ہفت روزہ "De Nieuwe Linie" کے ایڈیٹر ہیں۔

لنڈن سے شائع ہونے والے رسالہ "Woman's Mirror" میں گزشتہ سال Peter Carvell کے ایک مضمون "مُردوں سے جی اُٹھنے کا معمہ"

"The mystery of the resurrection"

چھپا تھا۔ اِس مضمون میں انہوں نے اِس موضوع کو مختلف زاویوں سے دیکھ کر تفصیلی بحث کی ہے اور مختلف مصنفین سے ملاقاتیں کر کے اُن کی آراء کو بھی اِس میں شامل کیا ہے۔

Dr Hugh Schonfield جن کی کتاب The Passover Plot پر ساری عیسائی دنیا میں تبصرے ہوئے ہیں اُن کی رائے پیٹر کارویل نے اِس طرح درج کی ہے۔) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "مَیں کہتا ہوں کہ اگر یسوع خدا تھے تو وہ ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ لیکن اگر وہ انسان تھے تو پھر ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہتا۔ وہ یقیناً ہم میں سے تھے اور کسی طرح بھی ہم سے مختلف نہ تھے"۔ (بائیبل کے مختلف حصّوں سے استدلال کرتے ہوئے اس مضمون میں یہ ثابت کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی کوشش کی گئی ہے کہ مسیح کا مُردوں سے جی اُٹھنا کوئی ایسی بات نہیں جسے یقینی طور پر پیش کیا جائے اور جس سے مذہبی طور پر کوئی فائدہ اُٹھایا جا سکے۔ ہیوشان فیلڈ کا یہ خیال بھی اِس مضمون میں دیا گیا ہے کہ اگر مسیح یوحنا کی انجیل کا مطالعہ کریں تو انہیں انتہائی حیرت ہوگی کہ حقائق اور اُن کی تعلیم کو کس طرح بگاڑا گیا ہے۔ یہ بات یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ مسیح ناصری اور چاروں انجیلوں میں پیش کیا گیا مسیح بالکل مختلف اور متضاد شخصیتیں ہیں۔

کینیا کے ایک اخبار سنڈے نیشن نے ۸ اپریل ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں ایک مضمون "کیا مسیح بے ہوش ہو گئے تھے؟" شائع کیا اس میں ڈاکٹر C.C.P. Clark، پروفیسر S. Weitz اور ڈاکٹر J. G. Bourne کے حوالے سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے بے ہوشی کی حالت میں اُتارے گئے تھے، اسی حالت میں وہ قبر میں رکھے گئے اور تیسرے دن قبر سے باہر آکر انہوں نے اپنے حواریوں سے ملاقات کی مضمون نگار کا خیال ہے کہ مسیح کی صلیب پر موت اور اُن کا مُردوں سے جی اُٹھنا مسیحی عقائد میں سے خارج کیا جا سکتا ہے کیونکہ نہ تو یہ حقائق ہیں اور نہ اِن باتوں کو ماننے سے اخلاقیات پر کچھ اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔

مُردوں میں سے جی اُٹھنے ہی کے سلسلے میں بشپ Pike نے اِس خیال کا اظہار کیا ہے کہ حقیقی مسیح کوئی زندہ کی ہوئی لاش نہیں ہے۔

Rev. Canon Hugh Montefiore Great St. Mary's Church جو کے بڑے پادری ہیں کہتے ہیں:۔

"پرانی عیسائیت مسیح کی الوہیت سے شروع ہو کر اِس بات کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتی تھی کہ خدا نے انسانی شکل کس طرح اختیار کر لی۔ لیکن نئی عیسائیت اِس ناقابلِ تردید حقیقت سے شروع ہوتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام محض ایک انسان تھے۔ اور یہ بات پیش کرنے کے بعد یہ دکھانے کی کوشش کرتی ہے کہ خدا نے مسیح کے ذریعہ کیا اور کس طرح کام کیا۔"

جہاں تک مسیح کے مُردوں سے جی اُٹھنے کا سوال ہے اس کی تردید میں ایک اہم انکشاف اُس کفن کے ذریعہ ہوا ہے جس میں مسیح کو قبر میں رکھتے وقت لپیٹا گیا تھا۔ سائنسی تحقیقات نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ مسیح کسی صورت میں بھی قبر میں رکھے جانے کے وقت وفات یافتہ نہیں تھے۔

Prof Henry Beissel نے جو کہ ویسٹ انڈیز کی یونیورسٹی میں انگریزی کے پروفیسر ہیں اپنے ایک لیکچر میں جس کی رپورٹ Daily Mirror (ڈیلی میرر) کے ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمارہ میں شائع ہوئی ہے، کہا کہ انجیل میں مسیح ناصریؑ کی جو کہانی پیش کی گئی ہے محض فرضی ہے اور اعمال الرسل کی تحریریں جعلی ہیں اور مسیحی عقائد محض فریب ہیں

ایک اور کتاب "عیسائی عقائد پر اعتراضات" (Objections to Christian belief) شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب تین پادریوں اور ایک غیر پادری عیسائی نے مل کر تصنیف کی ہے۔ چونکہ یہ چاروں کیمبرج میں پروفیسر ہیں اس لئے ان کا نام ہی "کیمبرج کے معترض" پڑ گیا ہے۔ اُنہوں نے عیسائیت کے تمام عقائد کی خوب چھان بین کی ہے۔ اُن کے اعتراضات کی بنیاد اخلاقی بھی ہے اور نفسیاتی بھی، تاریخی بھی ہے اور علمی بھی۔ اس کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے ہفتہ وار ٹائمز امریکہ کے تبصرہ نگار نے لکھا:۔

"اِن کا (یعنی مصنّفین کا) مقصد یہ ہے کہ موجودہ دنیا کے انسان کے لئے ایک زیادہ پاکیزہ اور انسانی زندگی سے تعلق رکھنے والی عیسائیت پیش کی جائے اور عیسائیت کے مُردہ اعضاء کو کاٹ پھینکنے کے لئے وہ عیسائیت کی بنیادی باتوں کو بھی پوری طرح پرکھنے سے گریز نہیں کرتے۔ کیا خدا شخصی ہے؟ کیا مسیح میں الوہیت تھی؟ کیا چرچ کی اخلاقی تعلیم غیر مبدّل ہے؟"

بشپ رابنسن نے Honest to God کتاب شائع کر کے عیسائی دنیا میں ایک ہلچل مچا دی ہے۔ اُنہوں نے جرمن عیسائی عالم Bultmann کی طرح اِس بات پر زور دیا ہے کہ عیسائی عقائد میں سے تمام فرضی باتوں کو نکال پھینکنا چاہیئے۔ بشپ رابنسن کے خیالات کی حمایت کرتے ہوئے Rev Peter Hollies (برمنگھم) نے کہا ہے:۔

"مَیں حیران ہوں کہ ہم کب تک انجیل کو اس کی پُرانی شکل میں پیش کر کے کوئی نتائج برآمد کر سکیں گے۔"

یہاں ایک اور کتاب کا ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ اس کتاب کا نام ہے "انسان اور اس کی تقدیر بڑے مذاہب کی رُو سے" ("Man & his destiny in great Religions") اِس کتاب میں عیسائیت کے متعلق مصنّف Samuel George Frede k Brandon نے واضح الفاظ میں یہ بات پیش کی ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ گناہگار انسان کو ایک نجات دینے والے خدا نے صلیب پر اپنے اُوپر موت وارد کر کے نجات دلوائی ہے اور وہ انسانی تاریخ کے اختتام سے کچھ عرصہ قبل واپس دنیا میں آ کر انسانوں کے درمیان انصاف کرے گا یونانی، یہودی اور مصری تعلیمات کی بازگشت ہے۔ ان کے مندرجہ ذیل الفاظ بھی قابلِ توجہ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ "مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمیں عیسائیت کی ایک ایسی شکل ورثہ میں ملی ہے جس کے متعلق بجا طور پر یہ سوال کیا جا سکتا ہے کہ کیا یہ اصل عیسائیت ہے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا نہیں ؟ یا کیا اس نے صحیح خطوط پر نشوونما پائی ہے ؟"۔

"I believe we have inherited a form of Christianity which one may well question as to whether it was original and whether it has developed on the right lines"

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کی بوسیدہ عمارت کا ہر ستون گر رہا ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کے مرسل مسیح محمدی نے آج سے کئی سال پیشتر اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ :۔

"میں ہر دم اس فکر میں ہوں کہ ہمارا اور نصاریٰ کا کسی طرح فیصلہ ہو جائے۔ میرا دل مُردہ پرستی کے فتنہ سے خون ہوتا جاتا ہے میں کبھی کا اس غم سے فنا ہو جاتا اگر میرا مولیٰ اور آقا قادر و توانا خدا مجھے تسلی نہ دیتا کہ آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔ مریم اور اُس کے بیٹے کی معبودانہ زندگی پر موت وارد ہوگی اور وہ استعدادیں بھی مریں گی جو انسان کو معبود بناتی ہیں۔" (تذکرہ صـ ۲۲۹)

جیسا کہ میں نے تقریر کے ابتداء میں عرض کیا تھا کہ میں امسال صرف دو امور کے متعلق کچھ عرض کرونگا۔ امر اوّل کے متعلق تو مختصراً بیان کر چکا ہوں اب امر دوم کے متعلق اختصار کے ساتھ چند ایک مثالیں بیان کر کے میں اپنی تقریر کو ختم کروں گا۔

اسلام کی اشاعتی کوششوں کے سلسلہ میں ایک نہایت خوشکن امر یہ ہے کہ جو لوگ ہماری جماعت کے ذریعہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں یا جماعت میں شمولیت اختیار کر کے حقیقی اسلامی تعلیم سے روشناس ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی زندگیوں میں ایک ہمہ گیر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ پہلے وہ شکوک و شبہات کی دنیا میں بے مقصد زندگی بسر کر رہے تھے۔

ترکی میں ہمارے ایک دوست جن کا نام شناسی سبر ہے چند سال قبل جماعت میں شامل ہوئے تھے اور انہی کی کوشش کے نتیجہ میں "انٹروڈکشن ٹو دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن" اور "نظام نو" کو ترکی کی ایک یونیورسٹی میں بطور نصاب شامل کیا گیا تھا۔ ان کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ بھی ان دوست نے کیا تھا۔ اُن سے میری باقاعدہ خط و کتابت ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ جلسہ سے چند دن قبل انہوں نے اپنے ایک خط میں مجھے لکھا کہ آج میں آپ کو اپنا ایک راز لکھ رہا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ وہ لکھتے ہیں :-

"احمدیت کے ذریعہ روشنی نظر آنے سے قبل میں عیسائیت اختیار کر لینے پر آمادہ ہو چکا تھا۔ ملاؤں کی جہالت اور ان کے نہایت قابلِ افسوس رویّہ نے میرے جذبات کو اسلام کے خلاف اُبھار دیا تھا اور اس کے علاوہ عیسائی منادوں کے اسلام کے خلاف بظاہر مضبوط اور مسکت دلائل بھی اسلام سے دُور لے جانے کا باعث تھے۔ اس کے بعد محض اتفاقیہ طور پر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی چند ایک کتب مجھے میسّر آگئیں۔ اللہ تعالےٰ کے ان دونوں عظیم بندوں کے بے داغ اور مطہر کیریکٹر اُن کی گہری علمیت اور روحانی امور کے متعلق انکی حیرتناک بصیرت نے جس کے متعلق مجھے یقین ہے کہ وہ خداداد تھی مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا۔ اس ذریعہ سے مجھے زندگی میں پہلی بار اسلام کا حقیقی حُسن اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دکھائی دی اور مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عیسائیوں کا پروپیگنڈا کس قدر بے بنیاد ہے۔"

ڈنمارک کے ایک دوست عبدالسلام صاحب میڈسن اپنے ایک حالیہ خط میں لکھتے ہیں :-

"اسلام قبول کرنے سے قبل میں مادہ پرست تھا (یعنی زندگی کے فلسفہ کی حیثیت سے) سیاسی طور پر میں مارکس کا پیرو تھا اور میرے ان نظریات نے مجھے ہر بات کو عقلی طور پر پرکھنے کی طرف مائل کر دیا تھا۔ بہرحال میری عقل پرستی ہی ایک ایسی چیز تھی جو مستقبل میں میرے نظریات کو بدلنے کا باعث ہو سکتی تھی۔ درحقیقت میری عقل پرستی ہی مجھے اشتراکیت سے نکال کر اسلام کی طرف لے آئی اور آخرکار اس بات نے مجھے یہ بات ماننے پر مجبور کر دیا کہ عقل تن تنہا ہر بات میں رہنمائی کے قابل نہیں بلکہ اسلام کی اصل طاقت اس بات میں مضمر ہے کہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جو انسان کا ذاتی طور پر خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کر دیتا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں مجھے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ اگر دنیا میں کوئی سچا مذہب ہے تو وہ صرف اور صرف اسلام ہے۔ جب مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں الہام کو ایک زندہ حقیقت مانا جاتا ہے تو میں نے استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے حضرت احمد علیہ السلام کے متعلق پوچھنے کا فیصلہ کر لیا (یہ مشورہ مجھے امام کمال یوسف نے دیا تھا) مجھے خدا تعالیٰ سے پوچھنا یہ تھا کہ حضرت احمد علیہ السلام خدا کے نبی ہیں یا نہیں۔ چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اسمہٗ احمد والی پیشگوئی کے مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی۔ اس کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے خلافت کے بارہ میں مدد چاہی۔ چنانچہ خواب میں مجھے بتایا گیا کہ میں مقام امن میں داخل ہو گیا ہوں۔ پہلے تو میں اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ میری دعا اور اس خواب یعنی میرے سوال اور اس جواب کا آپس میں کیا تعلق ہے لیکن جب میں نے سورہ نور کی آیت ۵۶ پڑھی جہاں مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا ذکر ہے تو میں حیران رہ گیا کہ میری دعا کا کس قدر واضح جواب مجھے دیا گیا ہے۔ اس کے بعد کئی مرتبہ خدا تعالیٰ نے مجھے غیب کی خبریں دی ہیں جو بعد میں پوری ہوتی رہیں۔"

نائیجیریا مغربی افریقہ کے دوست الحاج عبدالعزیز ابی اولا لکھتے ہیں کہ جماعت کے ایک مقامی مبلغ نے سلسلہ کی ایک شائع کردہ کتاب مجھے مطالعہ کے لئے دی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت معلوم کرنے کے لئے تین طریقے درج تھے جن میں سے ایک طریق استخارہ تھا۔ چنانچہ میں نے استخارہ شروع کیا اور مجھے واضح خواب کے ذریعہ احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل گئی۔

غانا کے ایک دوست عبدالواحد عزیز صاحب لکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل میں یہی سمجھتا تھا کہ میں ہر قانون سے بالا ہوں کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی جان دیکر میرے تمام گناہوں کا ذمہ اٹھا لیا ہے لیکن قانونِ قدرت پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود ہی اٹھانا پڑے گا۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ چنانچہ میں اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کے بعد احمدیت کے ذریعہ اسلام لے آیا اور اب میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے ایک نئی اور حقیقی زندگی مل گئی ہے۔

ناروے کے ایک احمدی دوست جن کا نام نور احمد بولستاد ہے لکھتے ہیں کہ انہوں نے تقریباً سولہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ اس سے قبل متواتر دو تین سال تک وہ عیسائیت کے مختلف فرقوں اور دیگر مذاہب کا مطالعہ کرتے رہے تھے سب سے آخر پر اسلام کا مطالعہ کیا۔ اور امام کمال یوسف صاحب اور ایک سویڈش احمدی مسلمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسٹر گزارکسن کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں وہ مسلمان ہو گئے وہ لکھتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے سے قبل اُن کا خیال تھا کہ نیکی اور بدی اور اچھے اور بُرے کیلئے دنیا میں کوئی معیار مقرر نہیں۔ ہر شخص جو چاہے کر سکتا ہے۔ یہ کس نے بتایا ہے کہ فلاں بات ہمیں کرنی چاہیئے اور فلاں نہیں کرنی چاہیئے اور ہم کس طرح اس بات کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اچھائی کیا ہے اور بُرائی کیا ہے۔ مَیں اگرچہ سٹیٹ چرچ کا ممبر تھا لیکن حقیقتاً مَیں عیسائیت کو خیرباد کہہ چکا تھا اور میرے خیالات دہریوں کے سے تھے۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد میرے خیالات بالکل ہی بدل گئے ہیں۔ اب مجھے یقین ہے کہ نیکی اور بدی کے کچھ معیار ہیں اور مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ انسان خود یہ معیار مقرر نہیں کر سکتا۔ یہ معیار صرف اللہ تعالیٰ ہی مقرر کر سکتا ہے اور وہ انسانوں کی راہنمائی کے لئے دنیا میں انبیاء کو بھیجتا ہے۔ مجھے اس بات کا بھی یقین ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا آخری مذہب ہے اور مَیں اس بات پر بھی یقین رکھتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے آخری شرعی نبی ہیں اور مَیں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو اسلامی قانون کے اندر ایک نبی مانتا ہوں اور ساری دنیا اور سارے مذاہب کے پیروؤں کے لئے مسیح مانتا ہوں۔

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے مَیں تمام اسلامی احکام پر عملدرآمد کرنے کی کوشش کرتا ہوں، میرا جس قدر مذہبی مطالعہ بڑھتا ہے اور جوں جوں میری عمر بڑھتی ہے میرا یہ احساس بھی بڑھ رہا ہے کہ اگر مَیں نے اسلام نہ قبول کر لیا ہوتا تو مَیں کس درجہ گناہوں سے پُر زندگی بسر کر رہا ہوتا۔ مجھے اِس بات کا خوب احساس ہے کہ مذہبی دنیا میں ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ ایسے ممالک میں جہاں اسلام کا لفظ ایک گالی کے مترادف سمجھا جاتا تھا اب وہاں ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں جو اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ یورپ میں ایسے لوگ ابھی بہت کم ہیں لیکن آج سے چند سال پہلے تو یہاں ایسا کوئی شخص بھی موجود نہ تھا۔ اسلام یورپ میں یقیناً قائم ہو رہا ہے اور اس امر کی اہمیت کو کسی طرح بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اب عیسائی آسانی سے یہ نہ کہہ سکیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نعوذ باللہ ایک جھوٹے نبی تھے اور اسلام ایک جھوٹا مذہب ہے۔ چونکہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے یہ تعلیم دی ہے کہ تمام قوموں کی طرف نبی آتے رہے ہیں اور سب مذاہب ابتداء میں سچے ہی تھے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام ہی حقیقتاً عالمگیر مذہب ہے اور یہی مذہب انشاء اللہ دنیا پر غالب آئے گا۔

مَیں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اپنی اِس جماعت کو اور اس کے افراد کو قوّت بخشے تا اس کے مقاصد پورے کئے جا سکیں۔

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے نتیجہ میں ساری دنیا میں عیسائیت کی عمارت گر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:-

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں
کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی
طرف سے چڑھے گا اور یورپ
کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ قریب
ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر
اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ
جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ
کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کُند ہوگا جب
تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔
وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچّی
توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے
اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے
ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اُس دن نہ کوئی مصنوعی
کفارہ باقی رہیگا نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور
خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں
کو باطل کر دے گا لیکن نہ کسی تلوار
سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد
روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور
پاک دلوں پر ایک نُور اُتارنے سے۔
تب یہ باتیں جو مَیں کہتا ہوں سمجھ میں
آئیں گی۔" (تذکرہ صفحہ ۳۹۹)

سو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں
کے مطابق ایک عظیم روحانی انقلاب رونما ہو رہا
ہے اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ روحانی اندھے
بھی اِس انقلاب کو محسوس کر رہے ہیں۔

اے مسیح محمدی کی جماعت! اب یہ بوجھ آپ
کے کندھوں پر ہے کہ زمانہ کے تقاضاؤں کے مطابق
اپنی قربانیاں پیش کر دیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم
جو کچھ بھی خدا کی راہ میں پیش کریں اس کو قربانیاں کہنا ہی
درست نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کا
یہ احسان ہے جو ہم جیسے کمزور اور بے سروسامان
بندوں کو اس نے اپنے دین کی خدمت کے لئے منتخب
فرما لیا ورنہ بات وہی سچ ہے جو حضرت مسیح موعود
علیہ السلام نے اپنے ایک شعر میں فرما دی ہے کہ ؎

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمانست ایں بہر حالت شود پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعات

ہے عرفِ عام میں گو سیف و سناں کا جہاد
جہادِ اصل تو ہے بس دل و زباں کا جہاد
اُٹھو اُٹھو کہ اب اسلام کو ضرورت ہے
یہ وقت بیت گیا تو بھلا کہاں کا جہاد

جنوں کے جوشِ محبت کا احترام کرو
مجاہدینِ صف آرا کو تم سلام کرو
رواں دواں ہی رہو راہِ عاشقی میں نسیم
چلو چلو ابھی کچھ اَور تیز گام کرو

نسیم سیفی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپاسنامہ از طرف جماعتِ احمدیہ فیجی

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ربوہ کی مقدس سرزمین سے ہزاروں ہزار میل دُور جزائر فیجی کے بسنے والے حضور پُر نور کے روحانی فرزندان حضور کی خدمتِ عالی میں مؤدبانہ اور محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کرتے ہیں اور حضور پُر نور کے تاریخی سفرِ یورپ سے بخیر و عافیت کامیاب و کامران اور مظفر مراجعت پر دل کی انتہائی گہرائیوں سے حضور کو مبارک باد عرض کرتے ہیں کہ حضور نے اہلِ یورپ کو کھلے الفاظ میں انذار کرتے ہوئے اتمامِ حجت کر دیا کہ "دنیا اگر امن چاہتی ہے تو اسلام کے دامن میں آجائے۔ یا تو اسلام قبول کر لو اور خدا کے آگے جھک جاؤ ورنہ تباہ ہو جاؤ گے۔"

حضور کے یہ ناچیز غلام حضور کی خدمتِ اقدس میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ حضور پُر نور از راہِ شفقت ہمارے چھوٹے سے ملک جزائر فیجی کو اپنے پُر نور جلوہ سے مشرف فرمائیں تاکہ حضور کا پُر رونق دیدار ہمارے لئے باعثِ رحمت و برکت اور موجبِ ازدیادِ ایمان ہو۔

ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ فیجی حضور کی خدمتِ عالی میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ خلافت کی قدر و اہمیت پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور کے ہر حکم پر دل و جان سے لبیک کہنے والے بنائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ ہم پاکستان کے تمام احمدیوں کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا سایہ جماعت احمدیہ پر دیر تک قائم رکھے۔ آمین

ہم ہیں حضور کے ادنیٰ ترین غلام (برائے) ممبران جماعت احمدیہ فیجی

مولوی محمد۔ مولوی رحیم بخش۔ عبداللطیف

مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں نائیجیریا کا مندوب

دس فروری سے چودہ فروری ۱۹۶۸ء تک راولپنڈی میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کے زیرِ انتظام ایک بین الاقوامی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں شرکت کے لئے سترہ اسلامی ممالک کے ستر کے قریب معزز نمائندے تشریف لائے۔ جن موضوعات پر علماء کو اظہارِ خیال کی دعوت دی گئی تھی وہ تھے: (۱) اسلام میں عقل کا کردار (۲) اسلام اور امنِ عالم (۳) اسلام کا معاشرتی عدل۔

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں جب مسلم کونسل آف نائیجیریا نے اپنا نمائندہ منتخب کرنے کے لئے وہاں کے علماء کو ان موضوعات پر مضامین لکھنے کی دعوت دی اور بہترین مضمون کا انتخاب کرنے کے لئے ایک بورڈ مقرر کیا تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت نائیجیریا کے ایک ممبر مسٹر ایس۔ بی گیوا کا مضمون سب سے اچھا قرار پایا۔ چنانچہ اس کانفرنس کیلئے مکرم گیوا صاحب تشریف لائے۔ راولپنڈی جانے سے قبل چند روز آپ نے ربوہ میں قیام کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، جماعت کے ادارے دیکھے۔ علماء، ماہرینِ تعلیم اور صحافیوں سے ملاقاتیں کیں اور جامعہ احمدیہ میں "نائیجیریا کے طلباء" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے طلباء میں انہوں نے خاص دلچسپی لی اور اپنے فارغ وقت کا ایک خاصہ حصہ ان کے ساتھ گزارا۔

آٹھ فروری کو مکرم گیوا صاحب مکرم مولینا محمد اجمل صاحب شاہد اور مولینا غلام باری صاحب سیف کی معیت میں راولپنڈی کے لئے روانہ ہوگئے۔ راستے میں جابہ کچھ دیر کے لئے قیام کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے دوبارہ ملاقات کا شرف حاصل کیا اور اسی روز شام کے وقت راولپنڈی پہنچ گئے۔ وہاں آپ نے مختلف ممالک سے آمدہ مندوبین سے ملاقاتیں کیں اور دس تاریخ کو کانفرنس میں اپنا مقالہ پڑھ کر سنایا۔

سردی کی شدت کی وجہ سے آپ کی طبیعت اچانک ناساز ہوگئی اور آپ کو جلد ہی نائیجیریا واپس جانا پڑا۔

اللہ تعالیٰ آپ کا پاکستان آنا اور راولپنڈی کانفرنس میں شریک ہونا ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔

مکرم گیوا صاحب آج سے بیس سال پہلے

(باقی صفحہ ۱۹ پر)

ایک ترک صحافی کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم ملاقات

تین فروری ۱۹۶۸ء کو ایک ترک صحافی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے انٹرویو کے دوران فرمایا کہ انشاء اللہ العزیز اسلام جلد ہی دیگر تمام مذاہب پر غالب آجائے گا۔ اس غلبہ کے آثار نمایاں ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے ان علاقوں میں جہاں غیر مسلم ہی غیر مسلم بستے ہیں اللہ تعالیٰ نے سعید روحوں کو اسلام کے آغوش میں لا ڈالا ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہی نو مسلم اب دلی جذبے کے ساتھ تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں اور دن رات اس کوشش میں ہیں کہ اُن کے ہموطن یا ہم قوم جو اسلام کی روح پرور روشنی سے محروم ہیں انہیں بھی اسلام کی افادیت سے آگاہ کر کے اس کا حلقہ بگوش بنایا جائے۔

حضور نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ عیسائی دنیا کے عمائدین یہ سمجھتے تھے کہ افریقہ کو عیسائی بناتے دیر نہ لگے گی اور کہ اسلام کا وہاں نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کو اب ایسی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے کہ عیسائی خود اعتراف کرتے ہیں کہ اسلام ترقی پذیر ہے اور عیسائیت شکست پر شکست کھا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ نہ صرف عیسائیت کے سیلاب کو روک دیا ہے بلکہ اسلام کے غلبہ کے آثار بھی پیدا فرما دیئے ہیں۔

مسلمانوں کے فرائض کا ذکر فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میری طرف سے سب مسلمانوں کو پیغام دے دیا جائے کہ اب وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان جس قدر بھی ہو سکے اسلام کی خدمت میں مصروف ہو جائیں۔ آپس میں مناقشت رکھنے کی بجائے انہیں چاہیئے کہ اپنی ساری طاقتوں کو اسلام کی برتری ثابت کرنے میں صرف کریں اور اس طرح اسلام کو ساری قوموں کے سارے افراد تک پہنچانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے گا اور اسلام کا آخری غلبہ قریب سے قریب تر ہوتا چلا جائے گا انشاء اللہ۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جا بہ جا نے کے لئے بالکل تیار تھے۔ سامان کاروں میں رکھا جا چکا تھا لیکن ترک صحافی کی درخواست ملاقات پہنچتے ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور نے انہیں شرفِ ملاقات بخشا اور اُن کی خواہش پر ان کے ساتھ تصاویر بھی اُتروائیں اور اپنی ایک تصویر اپنے دستخطوں کے ساتھ اُنہیں عطا کی۔

اس انٹرویو کے وقت مکرم مولینا نذیر احمد صاحب مبشر اور خاکسار نسیم سیفی بھی موجود تھے +

مسٹر ایس۔ بی۔ گیوا

(بقیہ صـ۱۷)

احمدیہ جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اُس وقت آپ ایک گورنمنٹ سکول میں اُستاد تھے۔ بعد میں ہیڈ ماسٹر بھی ہو گئے۔ گورنمنٹ سکول سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے فضل عمر احمدیہ سکول لیگوس میں ہیڈ ماسٹری کے فرائض سرانجام دیئے (اب بھی آپ اسی سکول میں ہیڈ ماسٹر ہیں)۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ نے مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج میں بھی پڑھایا۔ آپ ایک نہایت اچھے اور کامیاب براڈ کاسٹر ہیں اور ایک عرصہ سے آپ "اسلام اور طلباء" کے موضوع پر باقاعدہ تقاریر براڈ کاسٹ کرتے ہیں۔ جن کا مسلمان طلباء پر بلکہ عیسائی طلباء پر بھی بہت اچھا اثر ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از پیش دینی خدمات کی توفیق دے اور آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین +

(ن۔ س)

جناب فیض چنگوی

فرشتوں سے آگے ہے اسکی رسائی

جگر کانپ اُٹھا نظر تھرتھرائی
کبھی اس طرح بھی تری یاد آئی

جہاں عقل نے چھوڑ دی رہنمائی
وہاں پر تری یاد ہی کام آئی

جسے تیری نظرِ کرم نے ہے چُوما
فرشتوں سے آگے ہے اسکی رسائی

خدا سے توکّل مرا مت اُٹھا تو
ارے ناخدا چھوڑ دے ناخدائی

بلندی ہے پھر ہر بلندی کے اُوپر
محبت میں منزل نہیں انتہائی

محبت میں دیوانگی ہے وہ منزل
جہاں پر بُرائی نہیں ہے بُرائی

خدا خوش نہیں فیض ہرگز نہیں ہے
اگر خوش نہیں ہے خدا کی خدائی

قرآن پاک کے نزول کی تقریبات کے سلسلے میں ہدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از سید اختر شاہ بخاری اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات سرگودھا ڈویژن

قرآن پڑھو اس میں تمہاری ہے بھلائی

قرآن صحیفہ ہے پُر از حکمتِ باری
قرآن یہ نسخہ ہے امامت کا تمہاری
قرآن کی اک آیہ کتابوں پہ ہے بھاری
قرآن کا مفہوم ہے توحیدِ الٰہی

قرآن پڑھو .....

قرآن ہمیں فرقہ پرستی سے بچائے
قرآن ہمیں سیدھی سی اک راہ بتائے
قرآن ہمیں صالح مسلمان بنائے
قرآن فقیری بھی ہے قرآن ہے شاہی

قرآن پڑھو .....

قرآن میں پُر علم و عمل کا ہے خزینہ
قرآن ہے محفوظ سدا سینہ بہ سینہ
قرآن صحیفوں میں ہے نایاب نگینہ
قرآن نے اسلام کی ہے شان بڑھائی

قرآن پڑھو .....

قرآن نے اخوت کا سبق ہم کو دیا تھا
قرآن نے ہمیں اُمتِ وسطیٰ تھا بنایا
قرآن نے ہمیں کفر کے پھندے سے نکالا
قرآن کی عظمت کی سبھی دیویں گواہی

قرآن پڑھو .....

قرآن خدا کا ہے کلام اور نصیحت
قرآن میں تحریر ہے اسلامی شریعت
قرآن دکھائے ہے ہمیں عمل کی قیمت
قرآن کا پیغام صلح امن صفائی

قرآن پڑھو .....

قرآن ہے اللہ کا بس آخری پیغام
قرآن سے وابستہ ہے مستقبلِ اسلام
قرآن حقیقت میں ہے اللہ کا انعام
قرآن بھلا بیٹھے تو لازم ہے تباہی

قرآن پڑھو اس میں تمہاری ہے بھلائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"نورِ فطرت"

نسیم سیفی کی دینی اور قومی

نظموں کا مجموعہ

مجلس مشاورت کے موقع پر

ربوہ کے تاجرانِ کتب سے خرید فرمائیں!

قیمت - ایک روپیہ

سیفی برادرز، ۴- میکلوڈ روڈ - لاہور
پبلشرز

هُوَالشَّافِی

دمہ - بواسیر،

جوڑوں اور اعصاب کی دردیں اور پرانا سر درد
بفضلہٖ تعالےٰ دس دس روپیہ کی چار خوراکی طاقتور
اکسیروں سے ختم ہو جاتا ہے - اِس بارہ میں معززین
کی تصدیقی آرا بھی بارہا شائع ہو چکی ہیں

کیور یٹو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی

گول بازار ربوہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ کے مرکبات،

- **اکسیر پائیوریا** - دانتوں اور مسوڑھوں کی تکالیف کا شافی علاج - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے صرف -
- **مفید منجن** - دانتوں کو صاف اور چمکدار، مسوڑھوں کو مضبوط اور مُنہ کو خوشبودار بناتا ہے - قیمت ایک روپیہ -
- **تریاقِ معدہ** - معدہ اور پیٹ کے امراض کیلئے مفید دوا - پیٹ درد، بدہضمی، اُچارا اور قبض کے لئے مفید ہے - قیمت ایک روپیہ -
- **سرمہ ہمدرد چشم** - کمزوریٔ نظر، آنکھوں سے پانی بہنا، خارش اور کُکروں کیلئے ازحد مفید ہے - قیمت ایک روپیہ -
- **پیامِ نور** - تلی اور جگر کا بڑھ جانا، ضعفِ جگر، ضعفِ ہضم، دائمی قبض اور خرابیٔ خون کو دُور کرتا ہے - قیمت پانچ روپے -
- **حبوب مفید اٹھرا** - مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج - مکمّل کورس پندرہ روپے -
- **اکسیر اولادِ نرینہ** - مرض اٹھرا اور اولادِ نرینہ کے لئے بفضلہٖ کامیاب علاج - قیمت مکمّل کورس پندرہ روپے -

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ - ربوہ - فون نمبر ۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سٹ

اور

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز،

کمرشل بلڈنگ۔ دی مال۔ لاہور۔ فون ۲۶۲۳

غیر رجسٹرڈ ایلوپیتھک ڈاکٹرز متوجہ ہوں

رجسٹریشن فارم کے داخلہ کی آخری تاریخ ۳۱ مارچ ہے۔ غیر رجسٹرڈ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کا بھی امتحان ہوگا جس کیلئے پنجاب میڈیکل فیکلٹی نے فارماکالوجی، میڈیسن اور کلینکل پیتھالوجی جیسے تین اہم مضامین پر مشتمل نصاب شائع کر دیا ہے۔ یہ کورس اتنا لمبا اور مشکل ہے کہ مختصر عرصہ میں اس کا مطالعہ کسی امیدوار کے بس کی بات نہیں۔ ہم نے اس نصاب کے مطابق "ایلوپیتھک رجسٹریشن ٹیسٹ پیپرز" شائع کئے ہیں جسے کم سے کم وقت میں دیکھ کر امتحان پاس کیا جا سکتا ہے۔ قیمت -/۳ روپے علاوہ ڈاک خرچ۔

ملنے کا پتہ

میڈیکل رجسٹریشن ہیلپرز دھوریہ (کھاریاں) گجرات

بفضل خدا تعالیٰ ان بیماریوں سے شفا حاصل کریں۔

بواسیر خونی ہو یا بادی، مسے اندر ہوں یا باہر، دمہ، پرانا بخار، پتھری ریت، جوڑوں کا درد، اولاد نہ ہونا، جسمانی کمزوری، دماغی و اعصابی کم طاقتی کا بہترین علاج طلب فرمائیں

مفت خط لکھ کر کتاب "آب حیات" منگا کر اپنی صحت کو چار چاند لگائیں!

چشتیہ دواخانہ شیرو

ڈاکخانہ جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مفید اور مؤثر دوائیں

ـــــ نور کاجل ـــــ

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی، صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر، آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔ بچوں، عورتوں اور مردوں سب کے لئے مفید۔

قیمت فی شیشی۔ سوا روپیہ

ـــــ تریاق اٹھرا ـــــ

اسقاطِ حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، یا کمزور رہنے کے لئے مشہور عالم گولیاں۔

قیمت مکمل کورس۔ پندرہ روپے

ـــــ نورِ نظر ـــــ

اولادِ نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بہترین تجویز۔ قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے۔

ـــــ سرمہ خورشید ـــــ

دُھند، غبار، خارش، کُکرے، موتیا بند اور دیگر امراضِ چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب۔ قیمت ۷۵ پیسے۔

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۳۸

"میدانِ عمل"

از

نسیم سیفی

سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

آپ کی تبلیغی کوششوں میں

یہ کتاب

انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی

قیمت :- پچاس پیسے صرف

سیفی برادرز ۴۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

(۱) دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی۔ بے خوابی۔ کمزوری دماغ اور پاگل پن کا کامیاب علاج

(۲) جلدی امراض

خارش ہر قسم کا کامیاب علاج۔ دھدر۔ چنبل۔ گنج۔ بالجہ۔

(۳) موذی امراض

بھیروں کا شافی علاج ہے۔ بھیراں کچھرالیاں اور ہر قسم کے غدودی امراض۔ مادہ سل وغیرہ میں مفید ہے۔

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل (غربی جانب) چک جیٹھہ تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ اس کی توسیع اشاعت کا جماعتی فرض ہے۔

تبلیغی رسالہ

الفرقان ضرور خریدیں!

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے۔"

سالانہ چندہ:- چھ روپے

مینجر الفرقان ربوہ

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص زنانہ امراض کا واحد علاج دو اونس کی قیمت چھ روپے	قدیمی ـــ اوّلین ـــ شہرۂ آفاق حبّ اٹھرا رجسٹرڈ مکمل کورس بیس روپے	زدجام عشق طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے
حبّ مفید النساء بے قاعدگی کا بہترین علاج پانچ روپے	ہمارا اصول • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ	نرینہ اولاد گولیاں انعامِ خداوندی قیمت فی کورس پندرہ روپے
حبّ مسان سوکھے کی مجرب دوا تین روپے	آفرز اسی اصول کے تحت سنہ ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں!	معین الصحت قبض، بھوک، خرابی جگر اور یرقان کا علاج پانچ روپے
	حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ بالمقابل ایوانِ محمود۔ ربوہ	